روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 8- اپریل 2014ء 7 جمادی الثانی 1435 ہجری 8 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 79

مبدء الانوار

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

(درثمین)

محبت الٰہی کی حقیقت اور اس کے حصول کے طریق پر مشتمل حضرت مسیح موعود کی پُر معارف اور پُر تاثیر تحریرات

جو خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلی طور پر خدا تعالیٰ کی ذات کا نور حاصل کر لیتا ہے

محبت الٰہی پیدا کرنے اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کا ہر ارشاد ہمارے لئے مشعل راہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اپریل 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4/ اپریل 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی محبت الٰہی سے متعلق ارشادات بیان فرمائے جن میں آپ نے محبت الٰہی کی حقیقت، اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا راز، اس کی گہرائی اور فلاسفی بھی بیان فرمائی۔ نیز یہ کہ آپ نے اپنے ماننے والوں سے کیا توقعات رکھی ہیں اور اس کے کیا معیار ہونے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا اس حوالے سے آپ کا ہر ارشاد ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ محبت کوئی تصنع کا کام نہیں بلکہ انسانی قویٰ میں سے ایک قوت ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کر کے اس کی طرف کھنچے جانا۔ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلی طور پر بقدر اپنی استعداد کے خدا تعالیٰ کی ذات کا نور حاصل کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت اسی وقت کامل ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اپنایا بھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوا جائے۔ محبت الٰہی کے معیار کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کو ایسا یاد کرو جیسا کہ اپنے باپوں کو بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ اور مومنوں کی یہی شان ہے کہ وہ سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ حضور انور نے آپ کے ہی الفاظ میں ایتاء ذی القربیٰ والی آیت سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی وضاحت بیان فرمائی۔

حضرت مسیح موعود نے سچی محبت کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔ نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عزوجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور جب انسان کمال درجے تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یک دفعہ ایک شعلے کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیی وقیوم کی پاکیزگی کا رنگ اس کے نفس پر چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام صفات الٰہیہ سے ظلی طور پر اس کو حصہ ملتا ہے۔ تب وہ تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ گناہ کی خشکی کا علاج تین طور سے ہے۔ ایک محبت، دوسرے استغفار اور تیسرا علاج توبہ ہے۔ چونکہ گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس خشکی کو دور کرنے کے لئے سیدھا علاج اللہ تعالیٰ سے مستحکم تعلق، خدا تعالیٰ سے محبت اور عشق ہے اور وہ تمام اعمال صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمے سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں۔ گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے لہٰذا اس کا دور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا ذریعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ قرآن شریف اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آ سکتا ہے۔ خدا کا قرب پانے کے لئے ایسے اعمال صالحہ ضروری ہیں جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو، ریا کاری اور تکبر نہ ہو بلکہ وہ نیک اعمال صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جائے اور خدا کی محبت کے مقابل پر کسی چیز کی پرواہ نہ ہو، نہ کسی قسم کی طمع کے مطیع بنو اور نہ کسی قسم کا تمہیں خوف ہو۔ فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی پیدا نہ ہو تو ایمان بڑے خطرے کی حالت میں ہے۔ لیکن جب ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے تو انسان شیطان کے حملے سے امن میں آ جاتا ہے۔ اس ذاتی محبت کو دعا سے حاصل کرنا چاہئے۔ پھر ایک مومن کے عشق الٰہی کے معیار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مومن کا رنگ عاشق کا رنگ ہوتا ہے اور وہ اپنے معشوق خدا کے لئے کامل اخلاص اور محبت اور جان فدا کرنے والا جوش اپنے اندر رکھتا ہے اور تضرع اور ابتہال اور ثابت قدمی سے اس کے حضور میں قائم ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی لذت اس کے لئے لذت نہیں ہوتی اور اس کی روح اسی عشق میں پرورش پاتی ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ کیا ہی بد بخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ پھر فرمایا کہ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے۔ وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے۔ اور ہر ایک جو اس کی رضا میں فنا ہو جاتا ہے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن پر حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے اور اس سے محبت کرنے والے ہوں اور اس کی رضا کی جنتوں میں جانے والے ہوں۔ آمین

تحریک وقف زندگی اور داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

”میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔...... کام کی وسعت کا تقاضا ہے کہ ہر سال ایک سو نہیں بلکہ 200 (مربی) رکھے جائیں۔ پس ایک تحریک تو میں یہ کرتا ہوں کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے۔......“

(الفضل 31 مارچ 1944ء)

پھر زندگی وقف کرنے والوں کو فرماتے ہیں۔

”خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔“

(الفضل 22/ اکتوبر 1955ء)

(مرسلہ: وکیل التعلیم تحریک جدید)

☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عظیم الشان کارناموں کا تذکرہ

حضرت مصلح موعود کے علم و فضل سے متعلق غیروں کے اعتراف

حضرت مصلح موعود کے فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی وفات۔ مرحوم کا ذکرخیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 فروری 2014ء بمطابق 21 تبلیغ 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

کل یعنی گزشتہ کل 20 فروری کا دن گزرا ہے۔ یہ دن جماعت میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے حوالے سے خاص اہمیت کا حامل ہے جس میں حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک بیٹے کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی جو نیک، صالح اور بہت سی صفات کا حامل ہونا تھا۔ گزشتہ جمعہ کو بھی میں نے حضرت مسیح موعود کے نشانات کے حوالے سے ذکر کیا تھا، آج بھی میں نے یہی مناسب سمجھا کہ 20 فروری کے قریب کا جمعہ ہے اس وجہ سے اس پیشگوئی کا ذکر کروں جس کو حضرت مسیح موعود نے ایک عظیم الشان نشان قرار دیا ہے۔

معترضین کے جواب میں آپ نے یہ وضاحت فرمائی کہ تم اعتراض تو کرتے ہو لیکن یہ بشری طاقتوں سے بالاتر ہے کہ ایسی پیشگوئی کی جائے۔ اور صرف بیٹا ہونے کی پیشگوئی نہیں کی جا رہی بلکہ ایسی صفات کا حامل بیٹا ہونے کی (پیشگوئی کی جا رہی ہے) جو لمبی عمر پانے والا بھی ہوگا اور جو آپ کی زندگی میں پیدا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس اعلان کو گہری اور انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اس کے نشانِ الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ آپ نے معترضین کو فرمایا کہ اگر شک ہو تو اس قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو، پیش کرو۔

فرمایا: اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے اور جیسا کہ آپ کی بعثت کا مقصد ہی (دین) کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سب پر ثابت کرنا تھا۔ یہاں بھی آپ اس پیشگوئی اور نشان کو پیش فرما کر یہ نہیں فرما رہے کہ یہ میری صداقت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ فرمایا کہ اس نشانِ آسمانی کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم، رؤوف الرحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور فرمایا اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔

آپ نے وضاحت فرمائی کہ مردہ زندہ کرنا تو صرف اتنا ہی ہے کہ ایک روح تھوڑے عرصے کے لئے واپس منگوا لی، جیسا کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا بعض انبیاء کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ گو اس پر بھی اعتراض کرنے والوں کے اعتراض موجود ہیں۔ اور کسی مردہ کا زندہ ہونا اگر مان بھی لیا جائے تو اس سے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ مگر یہاں بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 99 اشتہار نمبر 34 مطبوعہ ربوہ)

......بہرحال اس پیشگوئی کے تحت جیسا کہ ہم جانتے ہیں 1889ء میں جنوری میں وہ موعود بیٹا پیدا ہوا جس نے (دین حق) کی برتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت کو قائم کرنے کیلئے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جو رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے اور جن کا غیروں نے بھی اعتراف کیا۔

اس سے پہلے کہ مَیں حضرت مصلح موعود کے بعض کارناموں کا ذکر کروں، پیشگوئی کے اصل الفاظ بھی آپ کے سامنے رکھنا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ ان کے بار بار ہمارے سامنے آنے سے ہمیں اس کی عظمت و شوکت کا بھی پتا لگے اور اس کی حقیقت کا بھی پتا لگے۔

حضرت اقدس نے اپنے قلم سے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار ’’رسالہ سراجِ منیر مشتمل برنشانہائے رب قدیر‘‘ کے نام سے تحریر فرمایا جو اخبار ریاض ہند امرتسر میں یکم مارچ 1886ء کی اشاعت میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ ’’ان ہر سہ قسموں کی پیشگوئیوں میں سے جو انشاءاللہ رسالہ میں بہ بسط تمام درج ہوں گی‘‘ (یعنی تفصیلات کے ساتھ درج ہوں گی) ’’پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے۔ آج 20/فروری 86 (عیسوی) میں جو مطابق پندرہ جمادی الاول ہے برعایت ایجاز و اختصار‘‘ (یعنی مختصر مضمون بیان کرتے ہوئے) ’’کلمات الٰہیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے اور مفصل رسالہ میں درج ہوگی............۔

’’پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزوجل خدائے رحیم و بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّشانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں، باہر آویں اور تا دین (حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا‘‘۔ (اللہ تعالیٰ نے یہاں ہر قسم کا ابہام ختم کر دیا کہ بعد کی نسل میں یا ذرّیت میں نہیں پیدا ہوگا بلکہ حضرت مسیح موعود کا اپنا بیٹا ہوگا) فرمایا ’’خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل‘‘ (انجامِ آتھم میں جو پوری پیشگوئی ہے، عربی میں لکھی ہوئی ہے، وہاں عمانوایل لکھا گیا ہے تو اصل عمانوایل ہی ہے، بہرحال) پھر فرمایا ’’اور بشیر بھی ہے۔‘‘ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے یا عمانوایل اور بشیر بھی ہے۔ ’’اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (......) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ ...... ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 96-95 اشتہار نمبر 33 مطبوعہ ربوہ)

پس جیسا کہ میں نے کہا، یہ وہ خصوصیات ہیں جن کا حامل وہ بیٹا ہونا تھا اور ایک دنیا نے دیکھا کہ وہ بیٹا پیدا ہوا اور 52 سال تک خلافت پر متمکن رہنے کے بعد اپنی خصوصیات کا لوہا دنیا سے منوا کر اس دنیا سے رخصت ہوا۔ اگر ان خصوصیات کی گہرائی میں جا کر دیکھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو اس کے لئے کئی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی خطبہ میں یا کسی تقریر میں حضرت مصلح موعود کی زندگی اور آپ کے کارناموں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ جماعت میں اس حوالے سے ہر سال 20 فروری کو جلسے منعقد کئے جاتے ہیں اور مقررین اور علماء اپنے اپنے ذوق اور علم کے مطابق اس مضمون کو بیان کرتے ہیں۔ مَیں بھی کئی مرتبہ اس مضمون کو بیان کر چکا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی بیان کر چکے ہیں۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مصلح موعود کی زندگی اور اس پیشگوئی کا مکمل احاطہ ہو گیا یا ہر ایک کو سمجھ آ گئی۔ بہرحال آج بھی مَیں اس پیشگوئی کے حوالے سے اس کے ایک آدھ پہلو کو لے کر حضرت مصلح موعود کی زندگی کی بعض باتیں پیش کروں گا۔ اور یہ بھی کہ اپنوں کو اور غیروں کو آپ کے علم وعرفان نے کس طرح متاثر کیا۔

اس سے پہلے میں حضرت مصلح موعود کی کتب اور لیکچرز اور تقاریر کا ایک جائزہ بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اُس وقت ریکارڈنگ کا تو باقاعدہ انتظام نہیں تھا۔ اُن کے بعض لیکچر، تقاریر مکمل موجود ہیں، بعض نہیں۔ زُودنویس ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے اور بعض دفعہ پوری طرح لکھا بھی نہیں جاتا تھا۔

بہرحال حضرت مصلح موعود کی کتب، لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ ”انوار العلوم“ کے نام سے فضل عمر فاؤنڈیشن شائع کر رہی ہے۔ اس وقت تک انوار العلوم کی 24 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ان جلدوں میں آپ کے کُل 633 لیکچر اور تقاریر اور کتب آ چکی ہیں۔ اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سکیم ہے، اُن کا اندازہ ہے کہ 32 جلدیں شائع ہوں گی۔ اور اس طرح کُل تقاریر، لیکچر اور کتب وغیرہ تقریباً ساڑھے آٹھ سو کے قریب بن جائیں گے۔ 24 جلدوں میں مَیں نے کہا آ گئیں۔ 25 سے 29 جلدیں جو ہیں وہ تیار ہو گئی ہیں، ابھی چھپی نہیں ہیں۔ اُن میں 163 کتب، لیکچرز اور تقاریر شامل ہیں۔ پھر اُس کے بعد تین اور رہ جائیں گی۔ تو یہ تقریباً آٹھ سو سے اوپر چلی جائیں گی۔ اسی طرح خطباتِ جمعہ اور عیدین اور نکاح ہیں۔ ابھی تک جو لسٹ ملی ہے اس کے مطابق ان کی تعداد 2076 بنتی ہے اور خطباتِ محمود کی اس وقت کُل 28 جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1602 خطبات شامل ہیں اور 1948ء سے 1959ء تک کے خطبات 29 سے 39 جلد میں شائع ہوں گے۔ ان میں بھی تقریباً 500 خطبات اور شامل ہو جائیں گے۔

تو یہ آپ کے علمی کاموں کا ایک ہلکا سا عمومی خاکہ ہے، اور اگر ہر خطبے اور ہر تقریر کو سنیں، ہر لیکچر کو دیکھیں تو علم وعرفان کے ایسے موتی پروئے ہوئے نظر آتے ہیں اور علم کی ایسی نہریں بہہ رہی ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی ایک دفعہ یہ تجزیہ پیش کیا تھا اور انہوں نے ایک پہلو ”وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا“ کو لے کے فرمایا تھا کہ اس میں ہی اتنی وسعت ہے کہ اس کو بیان کرتے چلے جائیں تو ختم نہیں ہو سکتا۔

بہرحال اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ ”اس سلسلہ میں حضور کی ایک کتاب تو تفسیرِ کبیر ہے جو خود اتنی عجیب تفسیر ہے کہ جس شخص نے بھی غور سے اُس کے کسی ایک حصہ کو پڑھا ہوگا یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا کہ اگر دنیا میں کوئی خدا رسیدہ بزرگ پیدا ہوتا اور وہ صرف یہ حصہ قرآنِ کریم کا تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع کر دیتا تو یہ اُس کو دنیا کی نگاہ میں بزرگ ترین انسانوں میں سے ایک انسان بنانے کے لئے کافی تھا۔ لیکن اس پر ہی بس نہیں، قرآنِ کریم پر اور بہت سی کتب لکھیں اور“ خلیفہ ثالث فرماتے ہیں کہ ”میرا خیال ہے کہ حضور نے صرف قرآنِ کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ، دس ہزار صفحات لکھے ہیں۔ اس وقت جو چھپی ہوئی صورت میں تفسیر کبیر کی دس جلدیں ہیں وہ تقریباً چھ ہزار صفحات بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ سورتوں کے نوٹس ہیں اور مختلف تقریروں میں بہت ساری جگہوں پر تفاسیر بیان کی گئی ہیں جو اس میں شامل نہیں۔

پھر کلام کے اوپر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دس کتب اور رسائل لکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا جو اُس وقت جائزہ تھا یہ اُس کے مطابق ہیں۔ تفسیر کبیر جو ہے دس جلدیں، اُس میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ، پہلی دو سورتیں، پھر سورۃ یونس سے سورۃ عنکبوت تک، دسویں سورۃ سے لے کر انتیسویں سورۃ تک ہے۔ اُس کے بعد پھر بیچ میں لکھی نہیں گئیں، چھپی نہیں۔ پھر سورۃ النّبأ سے کر النَّاس تک ہے۔ گویا کہ تقریباً 59 سورتیں بنتی ہیں جن کی تفسیر لکھی اور یہ جو تفسیر ہے تقریباً چھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور اس کو بہت باریک لکھا ہوا ہے۔ اگر آج کل کے حساب سے لکھا جائے تو شاید دس بارہ ہزار صفحات بن جائیں۔ بہرحال یہ دوبارہ پرنٹ ہو رہی ہے ...... منظرِ عام پہ آ جائے گی۔ قرآن کریم کی کل 114 سورتیں ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ 55 سورتیں ابھی اس میں شامل نہیں۔

پھر کلام پر آپ کی دس کتب اور رسائل ہیں۔ آپ نے روحانیات، (دینی) اخلاق اور (دینی) عقائد پر 31 کتب اور رسائل تحریر فرمائے۔ سیرت وسوانح پر 13 کتب ورسائل لکھے۔ تاریخ پر چار کتب اور رسائل لکھے۔ فقہ پر تین کتب اور رسائل لکھے۔ سیاسیات قبل از تقسیم ہند 25 کتب اور رسائل۔ سیاسیات بعد از تقسیمِ ہند اور قیام پاکستان 9 کتب اور رسائل، سیاستِ کشمیر 15 کتب اور رسائل۔ پھر تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر تقریباً 100 کتب اور رسائل۔ اس کے علاوہ بے شمار اور مضامین ہیں۔ جیسا کہ میں نے تفصیل بیان کی کہ یہ تعداد سینکڑوں میں چلی جاتی ہے۔ تقریباً 800 سے اوپر چلی جائے گی۔

تو خلیفہ ثالث فرماتے ہیں کہ ”جیسا کہ فرمایا تھا کہ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ ان پر ایک نظر ڈال لیں تو ان میں علومِ ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علومِ باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا، ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جا سکتا۔ سیاست میں جب بھی آپ نے قیادت سنبھالی یا جب بھی آپ نے سیاست کے بارے میں قائدانہ مشورے دیئے، بڑے سے بڑا مخالف بھی آپ کی بے مثال قابلیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔

(ماخوذ از ماہنامہ انصاراللہ حضرت مصلح موعود نمبر مئی، جون، جولائی 2009ء صفحہ 65-64)

غرض حضور کے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کے متعلق ایک بڑی تفصیل ہے جس کے ہزارویں حصہ تک بھی ہم نہیں پہنچ سکتے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ صرف تفسیر ہی حضرت مصلح موعود کے مقام کو منوانے کے لئے بہت کافی ہے۔ یقیناً ان تفاسیر نے قرآنِ کریم کو سمجھنے کا جو نیا انداز اور علوم ومعارف کے گہرے راز کھولے ہیں، وہ ہمیشہ حضرت مصلح موعود کا حصہ رہیں گے۔

اس وقت میں آپ کی تفسیر پر بعض غیروں کے تبصرے پیش کرتا ہوں۔

علامہ نیاز فتح پوری صاحب حضرت مصلح موعود کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ: ”تفسیرِ کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے“۔ (یہ احمدی نہیں تھے) ”اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل ونقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔

آپ کی تبحّرِ علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر وفراست، آپ کا حسن واستدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ آپ نے ''ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ '' کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے''۔ (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 157 مطبوعہ ربوہ)۔ یہ اُس وقت انہوں نے دعا دی۔

پھر علامہ نیاز فتح پوری صاحب ہی ایک دوسرے خط میں لکھتے ہیں:

''تفسیر کبیر برابر پیشِ نظر رہی اور رات کو تو بالالتزام اُسے دیکھتا ہوں۔ میں نے اُسے کیسا پایا، یہ بڑی تفصیل طلب بات ہے۔ لیکن مختصر یوں سمجھ لیجئے کہ میرے نزدیک یہ اردو میں بالکل پہلی تفسیر ہے جو بڑی حد تک ذہنِ انسانی کو مطمئن کر سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کے ادارے نے اس تفسیر کے ذریعہ سے جو خدمت (دین) کی انجام دی ہے وہ اتنی بلند ہے کہ آپ کے مخالف بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے۔''

(تفسیر کبیر جلد 7 تعارفی نوٹ، مطبوعہ ربوہ)

جناب اختر اورینوی صاحب (ایم۔اے صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی) تفسیر کے بارے میں، پروفیسر عبدالمنان بیدل صاحب (سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج) کا اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ: ''میں نے یکے بعد دیگرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیرِ کبیر کی چند جلدیں پروفیسر عبدالمنان بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج، پٹنہ و حال پرنسپل شبینہ کالج پٹنہ کی خدمت میں پیش کیں اور وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الہدیٰ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر انہوں نے اِن کے خیالات دریافت کئے۔ ایک شیخ نے کہا کہ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔ پروفیسر عبدالمنان صاحب نے پوچھا کہ عربی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے؟ شیوخ خاموش رہے۔ کچھ دیر کے بعد ان میں سے ایک نے کہا پٹنہ میں ساری عربی تفسیریں ملتی نہیں ہیں۔ مصر و شام کی ساری تفاسیر کے مطالعہ کے بعد ہی صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا مرزا محمود کی تفسیر کے پائے کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصر و شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔ عربی و فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔'' (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 158-157 مطبوعہ ربوہ)

پھر سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ نے ایک مختصر مکتوب کے بعد ایک مفصل مضمون بھی اخبار صدقِ جدید کو بھجوایا جس میں وہ صدقِ جدید کے ایڈیٹر کو لکھتے ہیں کہ ''حصول دارالسلام کی جدوجہد میں مجھے جب جیل پہنچایا گیا تو تیسرے دن مجھے وجوہات نظر بندی تحریری شکل میں مہیا کئے گئے۔ جن میں میری گزشتہ تین چار برسوں کی تقریروں کے اقتباسات تھے۔ اور الزام یہ تھا کہ میں ہندوستان کی حکومت کا تختہ الٹ کر (-) حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں حیران تھا کہ مجھ جیسا چھوٹا آدمی اور یہ پہاڑ جیسا الزام۔ لیکن مجھے آہستہ آہستہ محسوس ہوا کہ میری تقریروں سے کچھ ایسا ہی مفہوم اخذ کیا جا سکتا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ میں بھٹکا ہوا مسافر تھا جس کی منزل تو متعین تھی لیکن راستے کا پتا نہ تھا۔ مسلمانوں کی انجمنِ اتحاد المسلمین ہو یا کوئی اور جماعت، ان سب کی حالت یہی ہے۔ (کہتے ہیں کہ) دوسرے دن میں نے تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا (جو اُن کے ایک دوست نے اسی جیل میں ہی دی تھی۔) جو میں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔ تو مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور...... نظر آیا۔ (یہ احمدی نہیں تھے) اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی۔ تفسیرِ کبیر پڑھ کر میں قرآنِ کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا (اُن کو لکھ رہے ہیں) اپنا مسلک چھوڑ کر احمدیہ جیسی جماعت میں داخل ہونا، جس کو تمام علمائے (-) نے ایک ہوّا بنا رکھا، کچھ معمولی بات نہیں۔ لیکن حق کے کھل جانے کے بعد یہاں خطرات کی پرواہ بھی کسی کو نہ تھی۔ تاہم سجدے میں گر کر شب و روز میں نے دعائیں شروع کیں کہ یا اللہ! مجھے صراط المستقیم دکھا۔ کئی ماہ اسی حالت میں گزر گئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری سجدے کی زمین آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ میری دعائیں قبول ہوئیں کیونکہ احمدیت کو سچا سمجھنے کے عقیدے میں مستحکم ہو گیا اور قادیان سے حضرت میاں وسیم احمد صاحب کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ سے میں نے درخواست کی کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ (پھر کہتے ہیں کہ) میری قید کا بڑا حصہ سکندر آباد جیل میں گزرا۔ وہاں کے جیلر ایک مسلمان اور علم دوست بھی تھے۔ قیدیوں کی پوری خط و کتابت اُن لوگوں کے علم میں رہتی ہے۔ کیونکہ اُن کے دستخط کے بعد ہی قیدیوں کے خطوط روانہ...... ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات کچھ اچھی نہ تھی لیکن جرأت کی کمی کے باعث میری یہ کوشش رہتی تھی کہ قادیان کو لکھے ہوئے میرے خطوط حکامِ جیل کے علم میں نہ آنے پائیں۔ مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد ایک بڑی ہی ہر دلعزیز جماعت ہے۔ (یہ انڈیا کا حیدر آباد ہے) جیل کا عملہ جمعیت حتی کہ جیل کے سارے ہی قیدی مجھ سے بڑی محبت اور عقیدت سے پیش آتے تھے۔ (یہ جو تنظیم تھی اس کی وجہ سے، تو کہتے ہیں) اگرچہ پہریداروں کے سوا مجھ سے کوئی نہ مل سکتا تھا، ان وجوہ سے حکام کے علم میں آئے بغیر میرے خطوط قادیان کو پوسٹ ہو جاتے تھے۔ لیکن جو خط قادیان سے آتا تھا وہ بہرصورت جیلر کے علم میں آنا ضروری تھا۔ جب قادیان سے بیعت کا فارم آیا تو جیل میں بڑی گڑبڑ ہوئی۔ راز باقی نہ رہ سکا......۔ (کہتے ہیں) آخر جیلر میرے پاس آئے اور میرا خط مع بیعت فارم کے اُن کے پاس تھا۔ مجھ سے بڑی ہی ہمدردانہ گفتگو کی کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ قرآن کی اس تفسیر کو چھوڑیئے۔ میں آپ کو مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا مودودی کی تفسیرِ قرآن دیتا ہوں۔ آپ کے خیالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے وہ دونوں تفسیریں لا دیں جو اصل میں ترجمہ تھے اور کہیں کہیں تفسیر تھی۔ بیعت کا فارم تکمیل کر کے بھیجنے سے قبل مَیں نے ان دونوں تفاسیر کا مطالعہ کیا۔ تفسیرِ کبیر کے طالب علم میں اتنی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دیگر تمام تفاسیر پر تنقید کر سکے۔ چنانچہ میں نے جیلر صاحب کو بتلایا کہ ان دونوں تفاسیر میں کون کون سے مقامات مبہم ہیں۔ کہاں کہاں ترجمے کی غلطی ہے اور کہاں کہاں معنی محدود ہیں۔ مجھے ایسا کرنے میں آسانی اس لئے ہوئی کہ تفسیرِ کبیر میں لغتِ قرآن بھی موجود ہے (-)۔ صرف مطہر لوگ ہی قرآنِ کریم کے مطالب کو سمجھ سکیں گے۔''

تو کہتے ہیں ''یہ تفصیل (میں نے) اس لئے لکھی ہے کہ مجھ پر سے یہ الزام دور ہو جائے کہ میں نے بیعت میں عجلت کی۔'' میں نے غیروں کی تفسیریں بھی پڑھیں۔ پھر تفسیرِ کبیر پڑھی، موازنہ کیا اور مجھے سمجھ آ گئی اور پھر کہتے ہیں اس کے بعد ''بیعت کا فارم بھیج کر مَیں دعاؤں میں لگ گیا'' (کہ کہیں میری بیعت قبول بھی ہوتی ہے کہ نہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ) ''اندیشہ غلط نہ نکلا۔ میری بیعت قبول کرنے سے پہلے حضور خلیفہ صاحب نے دریافت فرمایا کہ ایک احمدی (-) کا فرض ہے کہ وہ حکومتِ وقت کا بھی وفادار رہے اور قانون کے اندر رہ کر کام کرے۔ میں نے جواب دیا کہ حضور کی تفسیر نے یہ ساری باتیں میرے دل پر نقش کر دی ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد جب قادیان سے مجھے معلوم ہوا کہ میری بیعت قبول کر لی گئی تو میں سجدے میں گر گیا۔ (پھر کہتے ہیں کہ) تفسیرِ کبیر میں ایک مقام پر میں نے پڑھا تھا کہ خلیفہ جو مصلح موعود ہو گا وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہو گا۔ میں نے حضور سے درخواست کی۔ (یہ ابھی تک جیل میں تھے) کہ وہ میری رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور خلیفہ صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہائی کے سامان کرے۔ اس کے چند ہی دنوں بعد میں رہا ہو گیا۔ خلیفہ موعود کی نسبت یہ پیشگوئی کہ ''وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہو گا میں اس کا زندہ ثبوت ہوں۔''

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 159 تا 162 مطبوعہ ربوہ)

پھر مغربی مفکرین ہیں۔ امریکہ اور یورپ کے مختلف مفکرین ہیں۔ اس وقت مَیں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اے۔ جے آربری (A.J.Arberry) جو برطانوی مستشرق ہیں۔ عربی، فارسی، اسلامیات کے سکالر ہیں۔ کہتے ہیں ''قرآنِ شریف کا یہ نیا ترجمہ اور تفسیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ (یہ five volume کی بات کر رہے ہیں)۔ موجودہ جلد اس کارنامے کی گویا پہلی منزل ہے۔ کوئی پندرہ سال کا عرصہ ہوا جماعت احمدیہ قادیان کے محقق علماء نے یہ عظیم الشان کام شروع کیا اور کام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حوصلہ افزاء قیادت میں ہوتا رہا۔ کام بہت بلند قسم کا تھا۔ یعنی یہ کہ قرآنِ شریف کے متن کی ایک ایسی ایڈیشن شائع کی جائے جس کے ساتھ ساتھ اُس کا نہایت صحیح صحیح

انگریزی ترجمہ ہواور ترجمہ کے ساتھ آیت آیت کی تفسیر ہو۔ پہلی جلد جواس وقت سامنے ہے، قرآنِ شریف کی پہلی نو سورتوں پر مشتمل ہے۔ شروع میں ایک طویل دیباچہ ہے جو خود حضرت مرزا بشیر الدین نے رقم فرمایا ہے۔ اس دیباچے میں حضرت نے لکھا ہے کہ جو کچھ اس تفسیر میں بیان ہوا ہے وہ اُن معارف کی ترجمانی ہے جو بانئ سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتابوں اور مواعظ میں بیان فرمائے یا پھر آپ کے خلیفہ اول یا خود حضرت ممدوح نے جو بانئ سلسلہ کے خلیفہ ثانی ہیں بیان فرمائے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ترجمہ اور یہ تفسیر جماعت احمدیہ کے فہمِ قرآن کی صحیح ترجمانی کرنے والی ہے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 863-862 مطبوعہ ربوہ)

پھر صرف یہی نہیں بلکہ اور بھی، عربوں میں سے بھی ہیں۔ شام کے ایک ڈاکٹر انس صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں: حق اور نور کی تلاش میں مختلف علماء کی کتب اور تفاسیر پڑھیں جن میں سلطان العارفین، محی الدین ابنِ عربی اور محمد بن علی الحاتمی الطائی وغیرہ کی تفاسیر شامل تھیں لیکن کسی تفسیر میں وہ خوبی اور چاشنی اور لذت نہ پائی جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تفسیر میں ملی۔ مَیں اپنی روح اور جسم کے ساتھ پیش آنے والے کشوف وغیرہ کی تفسیر کا متلاشی تھا۔ پھر جب جماعت کی ویب سائٹ پر موجود تفسیرِ کبیر کا مطالعہ کیا تو اس میں احمدی نور اور سچائی اور صداقت نظر آئی جس نے میرے دل کو موہ لیا۔

پھر مراکش کے جمال صاحب ہیں۔ ان کی طویل خط و کتابت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے چلتی رہی تھی۔ کہتے ہیں اس عرصے میں جو خط و کتابت کا عرصہ تھا مجھے مرکز سے تفسیرِ کبیر جلد اول کے ترجمہ کا تحفہ ارسال کیا گیا۔ میں نے جب اس تفسیر کو پڑھا اور اس کا دیگر تفاسیر سے موازنہ کیا تو زمین و آسمان کا فرق نکلا۔ یہاں الٰہی علوم اور حکمتوں کی کنہ کا بیان تھا اور شریعت کے مغز کا خلاصہ تھا جبکہ دیگر تفاسیر میں محض چھلکے پر اکتفا کیا گیا تھا۔ اس تفسیر کے مطالعہ نے میرے دل میں ...... کی ایسی حسین تصویر پیش کی کہ جو روح تک اترتی چلی گئی۔

پھر حضرت مصلح موعود کے لیکچروں کا غیروں پر اثر آپ کے گہرے علم کا اعتراف ہے۔ اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے پنجاب لٹریری کی تحریک پر جس کے لیڈر جو تھے پنجاب یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے تھے، لاہور میں دو لیکچر دینے منظور فرمائے۔ اس کے مطابق حضور کا پہلا لیکچر ''عربی زبان کا مقام السنۂ عالم میں'' کہ عربی زبان کا مقام دنیا کی زبانوں میں کیا تھا، کے موضوع پر 31 مئی 1934ء کو وائی ایم سی اے ہال میں جو مال روڈ پر لاہور میں تھا، شروع ہوا اور اس کی صدارت جناب ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی ایم۔اے، پی ایچ ڈی پرنسپل اسلامیہ کالج نے کی۔ حضور کا لیکچر ڈیڑھ گھنٹے جاری رہا جسے سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اختتام پر جنابِ صدر نے شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین کو لیکچر سے فائدہ اُٹھانے کی طرف توجہ دلائی اور خواہش ظاہر کی کہ ایسے علمی مضامین پھر بھی سننے کا موقع ملا۔ سامعین میں علمی طبقہ کے ہر خیال کے اصحاب شامل تھے۔

لالہ کنور سین صاحب سابق چیف جسٹس کشمیر جو جناب لالہ بھیم سین صاحب کے فرزند ارجمند تھے وہ بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر اور صدر صاحب کی تقریر کے بعد اپنے شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کیا، انگلش میں ایک تقریر کی۔ کہتے ہیں کہ آج قابل لیکچرر نے زبانِ عربی کی فضیلت پر جو دلچسپ اور معرکۃ الآراء تقریر کی ہے اُسے سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ جب میں لیکچر سننے کے لئے آیا اُس وقت میں نے خیال کیا تھا کہ مضمون اس رنگ میں بیان کیا جائے گا جس طرح پرانی طرز کے لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ کس طرح بیان کرتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ مشہور ہے کہ کسی عرب سے ایک دفعہ زبانِ عربی کی فضیلت کی وجہ دریافت کی گئی تو اُس نے کہا کہ اُسے یعنی عربی زبان کو تین وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔ پہلی وجہ: اس لئے کہ مَیں عرب کا رہنے والا ہوں۔ دوسرے اس لئے کہ یہ قرآنِ مجید کی زبان ہے۔ تیسرے اس لئے کہ جنت میں عربی بولی جائے گی۔ کہتے ہیں مَیں سمجھتا تھا کہ شاید اس قسم کی باتیں زبانِ عربی کی فضیلت میں پیش کی جائیں گی۔ مگر جو لیکچر دیا گیا وہ نہایت ہی عالمانہ اور فلسفیانہ شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ میں جناب مرزا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ مَیں نے ان کے لیکچر کے ایک ایک حرف کو پوری توجہ اور کامل غور کے ساتھ سنا ہے اور میں نے اس سے بہت ہی حظ اُٹھایا اور فائدہ حاصل کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس لیکچر کا اثر مدّتوں میرے دل پر قائم رہے گا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 181-180 مطبوعہ ربوہ)

پھر سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے وائس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کے تاثرات ہیں۔ یہ صدر شعبہ تاریخ تھے۔ اسلامیہ کالج نے اسلام اور اشتراکیت (Islam and Communism) کے عنوان پر اخبار ''سن رائز لاہور'' (24 مارچ 1945ء) میں ایک نوٹ دیا جس کا ایک حصہ درج کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ''(دین) کا اقتصادی نظام'' اور کمیونزم کے موضوع پر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا لیکچر سننے کا مجھے بھی فخر حاصل ہوا۔ یہ لیکچر بھی آپ کے دوسرے لیکچروں کی طرح جو مجھے سننے کا اتفاق ہوا ہے، عالمانہ، خیالات میں جلاء پیدا کر دینے والا اور پُر از معلومات تھا۔ مرزا صاحب خداداد قابلیت کے مالک ہیں اور اس موضوع کے ہر پہلو پر آپ کو پورا پورا عبور حاصل ہے۔ اس وجہ سے آپ کے خیالات اس بات کے مستحق ہیں کہ ہم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان پر توجہ کریں''۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 626 مطبوعہ ربوہ)

بیرونی دنیا میں بھی اس کتاب کی تقسیم کی ضرورت ہے۔ عموماً یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام کا نظریہ شاید مودودی صاحب نے پیش کیا تھا۔ حالانکہ اس سے بہت پہلے حضرت مصلح موعود نے یہ بڑی عالمانہ قسم کی تقریر فرمائی تھی جو کتابی صورت میں شائع ہوئی ہوئی ہے اور اب اس کا انگلش میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے۔ جو انگریزی دان احمدی ہیں اُن کو بھی پڑھنا چاہئے اور جو لوگ معاشیات میں دلچسپی رکھتے ہیں اُن کو دینی بھی چاہئے۔

پھر لالہ رام چند مچندہ صاحب کی ''اسلام کا اقتصادی نظام'' پر صدارتی تقریر ہے کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا اور مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ تحریک احمدیت ترقی کر رہی ہے اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر اس وقت آپ لوگوں نے سنی ہے اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضور نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے''۔ پھر کہتے ہیں کہ ''یہ میری غلطی تھی کہ اسلام صرف اپنے قوانین میں مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے۔ غیر مسلم کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ (دین) تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے اور مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہے۔ مَیں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا کہ اس قسم کے (دین) کی عزت و احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے؟'' پھر کہتے ہیں ''حضرت امام جماعت احمدیہ کا بار بار اور لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی نہایت قیمتی معلومات سے پُر تقریر سے ہمیں مستفید فرمایا''۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 623-622 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ صرف ایک پہلو کی جھلک ہے جو پیشگوئی میں علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کے بارے میں درج ہے۔ حضرت مصلح موعود نے علم و عرفان کا جو خزانہ ہمیں دیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو پڑھنے کی ہمیں توفیق بھی عطا فرمائے اور جیسا کہ آپ کے مضامین کے عنوانات کی عمومی فہرست میں مَیں نے بتایا ہے مختلف نوع کے جو مضامین ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اُن سے بھی استفادہ کرنے کی توفیق دے اور ہم اپنا علم و عرفان بڑھانے والے ہوں۔

اس وقت میں نمازوں کے بعد ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو حضرت مصلح موعود کے ایک صاحبزادے کا ہے۔ یہ حضرت سارہ بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے جو بہار کی رہنے والی تھیں۔ ان کا نام مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ہے جو 17 فروری کو بوقت ساڑھے نو بجے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں 82 سال کی عمر میں انتقال کر گئے (-)۔ آپ میرے ماموں بھی تھے۔

24 مارچ 1932ء کو پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے تمام بیٹوں کی طرح آپ کو بھی بچپن میں وقف کیا ہوا تھا اور اس لحاظ سے آپ کی تربیت اور تعلیم کے مراحل طے کرائے گئے تھے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین قادیان میں دینی تعلیم حاصل کی۔ میٹرک پرائیویٹ پاس

کیا۔1958ء میں بی۔اے پاس کیا۔لاہور لاء کالج سے 1962ء میں اس شرط پر ایل ایل بی کیا کہ اس کی پریکٹس نہیں کرنی۔1962ء میں آپ خدماتِ سلسلہ کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے۔ 1962ء سے 1969ء تک بطور پرنسپل سیکنڈری سکول سیرالیون میں خدمت کی توفیق پائی۔علمی شخصیت کے مالک تھے۔بیس سال کی محنت وتحقیق کے بعد قرآنِ کریم کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کی تحریر وتفسیر کے بحرِ بےکراں کا احاطہ کرتے ہوئے قیمتی ارشادات اور اردو، فارسی اور عربی اشعار کا چناؤ اور الہام اکٹھے کرکے ''حضرت مسیح موعود کی تعلیم فہم قرآن'' کے نام سے ایک بڑی اچھی اور ضخیم کتاب مرتب کی جو 2004ء میں شائع ہوئی۔اسی طرح حضرت مسیح موعود کے عربی، فارسی اور اردو ادب پر مشتمل اشعار کی دوسری کتاب بھی 'ادب المسیح' کے نام سے شائع کی۔یہ بھی ایک بڑا اچھا شاہکار ہے۔ان کی شادی 1959ء میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ماموں تھے،اُن کی بیٹی طاہرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی اور ان کے چار بچے تھے۔ایک عزیزم مرزا سلیمان احمد، یہ امریکہ میں ہیں اور تین بیٹیاں ہیں۔امۃ المومن حنا جو ڈاکٹر خالد تسلیم احمد صاحب ربوہ میں ہیں،اُن کی اہلیہ اور ایک بینا مبارکہ،مرزا احسن احمد کی اہلیہ اور عبدالسمیع فرخ احمد خان کی اہلیہ ہیں۔

سیرالیون میں ایک عرصہ رہے ہیں۔آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ بو (Bo) شہر میں پہلی مرتبہ جماعت کے کسی سکول میں سائنس بلاک کا قیام عمل میں آیا۔تو آپ کی اہلیہ کہتی ہیں بہت محنت اور توجہ سے سارا سارا دن کھڑے ہو کر اس بلاک کی تعمیر کروایا کرتے تھے۔قمر سلیمان صاحب سیرالیون دورے پر گئے تھے تو کہتے ہیں سیرالیون کے لوگ ابھی تک صاحبزادہ صاحب کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں۔یتیموں کی پرورش کا بھی خیال کرتے تھے۔خاموشی سے اُن کی مدد کرتے رہتے تھے۔اپنے دوستوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔دوستی خوب نبھاتے تھے۔اپنے ایک بہت قریبی اور ہردلعزیز دوست کی وفات کے بعد جس کی اولاد جو ابھی چھوٹی تھی،اُن کا بڑا خیال رکھا،اُن کی شادیاں کروائیں اور دوستی کے رشتے کو انہوں نے بڑا نبھایا۔

حضرت مصلح موعود کی اولاد میں سب سے زیادہ فارسی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا۔فارسی بڑی اچھی ان کو آتی تھی۔حضرت مسیح موعود کی کتب کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔اور اسی کی وجہ ہے کہ آپ نے جو تعلیم فہم القرآن کتاب لکھی ہے، یہ لکھی ہی نہیں جاسکتی جب تک اُس میں اچھی طرح مطالعہ نہ ہو۔ بہرحال آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ انہوں نے خود مجھے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کی بعض کتب یا شاید ساری کتب بیس پچیس مرتبہ انہوں نے پڑھیں۔قادیان سے بھی بڑی غیر معمولی محبت تھی۔دو چار سال سے اُن کی صحت کافی خراب تھی، پھر بھی پچھلے دو سال باقاعدگی سے قادیان جلسے پر جاتے رہے۔دعا پر بھی آپ کو بڑا یقین تھا۔آپ کی بیٹی نے بتایا کہ انہوں نے کسی ......کا قصہ بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے درجات بلند ہوتے جارہے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میرے تو ایسے اعمال نہ تھے۔اس پر اُنہیں بتایا گیا کہ تم نے جو اپنی نیک اولاد چھوڑی ہے وہ ہر وقت تیرے لئے دعا کرتی ہے اور اس سے ہر روز تیرے درجے میں اضافہ ہوتا ہے۔کہتی ہیں، اپنے بچوں کو نصیحت کرتے تھے کہ میرے لئے دعا کرتے رہنا۔اللہ کرے کہ ان کی اولاد نیکیوں پر قائم ہو۔جس طرح کہ وہ دیکھنا چاہتے تھے حضرت مصلح موعود نے اپنی اولاد اور اپنی جماعت کے لئے جو دعائیں کی ہیں اس دعا کے مصداق اور ان کے بچے بھی اور باقی افرادِ خاندان بھی اور جماعت بھی بنے۔حضرت مصلح موعود نے بچوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان کی اولادیں اور اُن کی اولادیں ابد تک تیری امانت ہوں جس میں شیطان خیانت نہ کرسکے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں۔

(میری سارہ۔انوار العلوم جلد 13 صفحہ 189 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب سے مغفرت کا سلوک فرمائے، رحم کا سلوک فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے۔ان کے بچوں کو بھی حقیقت میں اُس خون کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں۔مجھ سے بھی ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔خلافت سے پہلے بھی تھا اور خلافت کے بعد تو پیار کا یہ تعلق بہت بڑھ گیا تھا۔لیکن اس میں عاجزی اور اخلاص اور وفا کا بےانتہا اظہار تھا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے خاص تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم کریم الدین شمس صاحب (ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کی تربیتی کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو مورخہ 8 دسمبر تا 25 دسمبر 2013ء سیکنڈری سکول کے طلباء کے لیے مرکزی سطح پر پہلی تعلیمی و تربیتی کلاس کے انعقاد کی توفیق ملی۔

افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور سواحیلی زبان میں نظم کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا اور حصول علم کے لئے تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی۔ اس خطاب کے بعد ریجنل مشنری مکرم آصف محمود صاحب نے بھی تقریب کے شرکاء سے ایک مختصر خطاب کیا جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

ملک بھر سے آنے والے طلباء کی تعلیم وتربیت کے لئے سادہ نماز اور ترجمہ، قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کی مشق، حدیث، فقہ، کلام، تاریخ وسیرت اور ترجمہ قرآن نیز حفظ قرآن کے مضامین تجویز کئے گئے اور دوران کلاس خدا کے فضل سے 60 تا 80 فیصد نصاب مکمل کروادیا گیا۔

حدیث میں تعارف حدیث، ائمہ حدیث و کتب حدیث کے نام یاد کروائے گئے چہل احادیث زیادہ سے زیادہ یاد کروائی گئیں نیز اہم عناوین مقرر کرکے کلاس میں تدریس کروائی گئی۔

فقہ میں نماز پڑھنے کی عملی مشق، نماز و وضو کے مسائل اور نماز جمعہ کی ضروری تفصیلات پڑھائی گئیں۔کلام میں وفات مسیح، ختم نبوت، اجرائے نبوت، صداقت مسیح موعود پر دو دو دلائل تفصیلاً پڑھائے گئے۔تاریخ وسیرت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور خلفاء راشدین کے حالات و واقعات، حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کا تعارف نیز جماعت احمدیہ کے عقائد پڑھائے گئے۔ترجمہ قرآن میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا ترجمہ وتشریح نیز قرآن کی آخری دس سورتوں کا ترجمہ پڑھایا گیا۔جبکہ حفظ قرآن میں سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی یاد کروائی گئیں۔ملک بھر سے آنے والے احمدی طلباء نے کلاس میں کافی دلچسپی لی اور مکمل تعاون کی روح سے تعلیمی وتربیتی پروگراموں میں شامل ہوتے رہے۔

علمی، ورزشی مقابلے وامتحان

کلاس کے آخر پر تمام مضامین کا تحریری امتحان لیا اور اوّل، دوئم، سوئم آنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔کلاس کے دوران ایک درجن سے زائد علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔تلاوت، نظم، تقریر، نداء، دوڑ سومیٹر، چار سو میٹر، تین ٹانگ دوڑ، لانگ جمپ، اور فٹبال میں اول، دوئم وسوئم آنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔

کلاس میں شرکت کے لئے سیکنڈری سکول کا طالبعلم ہونا شرط تھی جس کی پابندی کی گئی نگران طلباء کے علمی معیار مختلف ہونے کے سبب محترم امیر صاحب کے مشورہ سے شاملین کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا اور دو کلاسز ترتیب دی گئیں تاکہ پڑھانے میں بھی آسانی رہے گروپس کی تقسیم کا معیار نماز سادہ اور یسرنا القران کا پڑھنا آنا یا نہ آنا تھا جبکہ باقی تمام مضامین مشترک تھے اور تدریس بھی ایک جیسی تھی۔علمی و ورزشی مقابلہ وامتحان میں بھی اس معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر گروپ کے طلباء کو الگ الگ انعامات دیئے گئے۔

کلاس کا اختتامی پروگرام 25 دسمبر 2013ء صبح 11 تا 12 بجے ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد خاکسار کریم الدین شمس ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے پروگراموں کی مختصر رپورٹ پیش کی۔تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی اور امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی۔

اس کے بعد صدر خدام الاحمدیہ تنزانیہ نے تقریر کی اور کہا کہ یہ تنزانیہ کی پہلی تاریخی تربیتی کلاس ہے اور اللہ کے فضل سے کامیابی سے ختم ہورہی ہے۔

آخر پر محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔دعا اور نمازوں کے بعد کھانا ہوا اور یوں یہ پہلی تربیتی کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

اللہ کے فضل سے تنزانیہ کے مختلف 16 صوبوں سے 97 طلباء نے شرکت کی۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بہت بابرکت اور دوررس اثرات ظاہر فرمائے۔آمین

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 2014ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 مارچ 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ شفیقہ خانم صاحبہ

مکرمہ شفیقہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم فتح اللہ صاحب مرحوم سلاؤ انگلینڈ مورخہ 25 مارچ 2014ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ نے لمبا عرصہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ تقریباً 25 سال رضا کارانہ طور پر تدریس کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ مفت تعلیم کے علاوہ بچوں کو کتب بھی مہیا کرتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ نمازوں کی پابند، چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خالہ زاد بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محمد عامل بدر صاحب

مکرم محمد عامل بدر صاحب آف سرگودھا ابن مکرم مولوی محمد عارف صاحب مرحوم مورخہ 8 مارچ 2014ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو جماعت سرگودھا میں اسسٹنٹ سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ تقسیم ہند کے بعد حضرت مصلح موعود نے آپ کے بارہ میں فرمایا کہ آپ کا وقف قائم ہے۔ آپ کو اپنا کام کرنے کی اجازت ہے۔ جماعت کو جب ضرورت ہو گی واپس بلا لے گی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ درجنوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنے بچوں کو بھی اس میں شامل کرتے تاکہ انہیں بھی مالی قربانی کی عادت پڑے۔ کتب حضرت مسیح موعود سے سیرت کے واقعات بتاتے۔ خلافت سے بڑی محبت اور گہری وابستگی تھی اور دوسروں کو بھی تلقین کیا کرتے تھے۔ **1984ء میں آپ کا کاروبار بند ہو گیا تو اخبار الفضل کے ایجنٹ کے طور پر بھی گھر گھر جا کر اخبار پہنچاتے۔ اس وجہ سے آپ پر 298-C کے تحت 7 مقدمات بھی قائم ہوئے۔ متعدد بار مخالفین احمدیت نے آپ کو زدوکوب کیا۔ آپ کئی بار اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔** مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ کینیڈا اور آپ کے پوتے مکرم آصف احمد عارف صاحب مربی سلسلہ فجی کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔

مکرمہ خورشیدہ بی بی صاحبہ

مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد ورک صاحب ربوہ مورخہ 11 مارچ 2014ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کو پچاس سال اپنے گاؤں گجر ضلع شیخوپورہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ گاؤں کے بہت سے احمدیوں اور غیر احمدی بچے بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی سعادت پائی۔ 1974ء کے فسادات میں ایک بار جب جلوس ان کے گھروں کی طرف مارنے کی نیت سے آ رہا تھا تو آپ نے اپنے چھوٹے بچوں کو نہلا دھلا کر تیار کر کے ایک صف میں بٹھا دیا اور کہا کہ ہم قربانی کے لئے تیار ہیں۔ انہی دنوں دو خاندانوں کو آپ کے ذریعہ قبول احمدیت کی سعادت بھی ملی۔ بہت نیک، دعا گو، صاحب رؤیا و کشف بزرگ خاتون تھیں۔ جماعتی عہدیداران اور مربیان کو بڑی عقیدت سے اپنے گھر میں ٹھہراتیں اور ان کی مہمان نوازی کرتیں۔ خلافت سے بہت محبت اور وابستگی تھی اور اپنے بچوں کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالحمید بھٹی صاحب (امیر ضلع شیخوپورہ) کی بہن اور مکرم مبشر احمد ورک صاحب مربی سلسلہ ضلع منڈی بہاؤالدین کی والدہ تھیں۔

مکرم سیف اللہ خان صاحب

مکرم سیف اللہ خان صاحب معلم سلسلہ انڈیا مورخہ 14 مارچ 2014ء کو پھیپھڑوں کی کینسر کی وجہ سے 40 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ یکم اپریل 2001ء سے نہایت اخلاص و وفا کے ساتھ معلم سلسلہ کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ کو MTA کی ڈش نصب کرنے کی ٹریننگ بھی دی گئی تھی۔ اس کے لئے جہاں کہیں جماعتوں میں ضرورت پیش آتی تو آپ نہایت محنت اور لگن سے اس کام کو سرانجام دیتے۔ مرحوم کی اولاد نہیں تھی۔ پسماندگان میں صرف سوگوار بیوہ ہیں۔

مکرم مسعود احمد درد صاحب

مکرم مسعود احمد درد صاحب کراچی مورخہ 21 مارچ 2014ء کو وفات پا گئے۔ آپ نے ڈرگ روڈ کراچی میں سیکرٹری مال کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت شریف النفس، بے ضرر، شفیق اور مخلص انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے شاہد احمد مسعود صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔ نیز آپ مکرم صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ فرنچ گیانا کے برادر نسبتی تھے۔

مکرم منیر احمد کوکب صاحب

مکرم منیر احمد کوکب صاحب کینیڈا ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب فاضل مرحوم انچارج خلافت لائبریری ربوہ مورخہ 20 مارچ 2014ء کو 58 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون اور یوگنڈا میں فزکس کے ٹیچر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، شریف النفس، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کرکٹ کے اچھے کھلاڑی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ فاطمہ صاحبہ

مکرمہ فاطمہ صاحبہ بنت مکرم محمد یاسین صاحب سنگاپور مورخہ 13 دسمبر 2013ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ بہت مخلص خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ جب مکرم محمد عثمان چو صاحب انچارج چینی ڈیسک چینی زبان میں ترجمہ قرآن کریم کے لئے سنگاپور میں مقیم تھے تو آپ اور آپ کی فیملی نے تمام عرصہ مختلف کاموں میں آپ کی بہت مدد کی۔ آپ نے کئی بار جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کی سعادت پائی۔

مکرم سرور محمود ثاقب صاحب

مکرم سرور محمود ثاقب صاحب ربوہ مورخہ 10 فروری 2014ء کو ایک حادثے میں 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور مکرم منشی سردار محمد صاحب کاتب الفضل کے بیٹے تھے۔ آپ کو 25 سال دفتر وکالت مال ثانی اور وکالت دیوان میں اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم بشیر احمد ملک صاحب

مکرم بشیر احمد ملک صاحب ربوہ مورخہ 26 فروری 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو لمبا عرصہ جماعت 344/WB دنیاپور ضلع لودھراں میں امام الصلوٰۃ اور سیکرٹری مال اور پھر ربوہ شفٹ ہونے پر اپنے محلہ دارالیمن غربی میں سیکرٹری وقف نو کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنے تین بیٹے وقف کرنے کی سعادت پائی۔ آپ کی بیٹیاں بھی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عطاء العلیم ثمر صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

مکرمہ صورۃ النبوی صاحبہ

مکرمہ صورۃ النبوی صاحبہ اڑیسہ مورخہ 14 فروری 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور غیر احمدیوں کو بڑے عمدہ اور موثر رنگ میں دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالعزیز صاحب استاد

مکرم عبدالعزیز صاحب استاد بنگلور انڈیا چند ماہ قبل 97 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم مظفر احمد صاحب کارکن دفتر انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم ملک مسعود احمد صاحب سابق کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور علاج کیلئے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل رہے ہیں۔ اب طبیعت قدرے بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

❁ مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ 203 ر۔ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب مانانوالہ 203 ر۔ب ضلع فیصل آباد ایک روڈ حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اب گھر میں ہی زیر علاج ہیں۔ پہلے سے حالت کچھ بہتر ہے جسم کا نچلا حصہ کام نہیں کرتا چل پھر نہیں سکتے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

مورچری کی سہولت

❁ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشہور شہر

بارسلونا پیرس آف سپین

صوبہ بارسلونا اور کٹالونیا (عربی قیطلونہ) کا شہر بحیرہ روم کے کنارے واقع ہسپانیہ کا دوسرا بڑا شہر اور اہم تجارتی صنعتی مرکز اور بڑی بندرگاہ ہے۔ یہ 41.21 درجے شمال اور 2.10 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ 2003ء کے تخمینی اعداد و شمار کے مطابق اس کی آبادی بیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

717ء میں اسے مسلمانوں نے فتح کیا لیکن 801ء میں 90 برس کے بعد یہ فرانس کے قبضے میں چلا گیا۔ مسلمانوں نے 856ء بعدازاں 985ء میں اس پر قبضہ کرلیا۔ مگر یہ قبضہ بھی دیرپا ثابت نہ ہوا۔ پھر یہ اراگون (ارغون) میں شامل ہوگیا اس کے بعد شاہی مستقر اور طاقتور مرکز بن گیا۔ ہسپانیہ کے زوال کے بعد یہ شہر زوال پذیر ہوگیا اور یہ قیطلونہ کی علیحدگی پسند نیز مختلف انتہا پسندانہ تحریکوں کا مرکز رہا اسے پیرس آف سپین بھی کہتے ہیں۔ 1442ء میں جب نیپلز (NAPLES) قیطلونہ ارغون سلطنت کا دارالحکومت بنا تو یہ شہر اپنی اہمیت کھو بیٹھا۔ 1705ء میں آرچ ڈیوک چارلس سوم آف آسٹریا کو یہاں کورٹ قائم کرنے کی اجازت مل گئی۔ 1714ء میں سپین کے فلپ پنجم نے قبضہ کرکے اسے ایک ترقی یافتہ شہر بنادیا۔ 1936ء میں ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں قیطلونہ سپین کی عملداری میں چلا گیا۔ 1970ء کے عشرے میں قیطلانی زبان اور ثقافت یہاں متعارف کروانے کا موقع ملا تو اس کی بین الاقوامی اہمیت میں اضافہ ہوگیا۔ 1980ء میں ایک خود مختار حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ 1992ء میں بارسلونا اولمپک کھیلیں یہاں منعقد ہوئیں۔ اولمپک کھیلوں کے انعقاد نے دنیا بھر میں اس کی شہرت کو چار چاند لگادیئے اور دنیا بھر کے سیاحوں کی توجہ اس شہر کی سیاحت کی جانب مرکوز ہوگئی جس سے کثیر تعداد میں زرمبادلہ کمانے کا موقع ملا۔

ہسپانوی زبان کے بعد اس شہر میں فرانسیسی زبان بولی جاتی ہے۔ بڑے ہوٹلوں اور دکانوں میں انگریزی اور جرمن زبان سمجھی اور بولی جاتی ہے۔ یہاں مواصلات کا بہترین نظام موجود ہے۔ بارسلونا کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ شہر سے 14 کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ شہر میں سیر کرنے کے لئے بڑی بسیں اور ٹیکسی سروس بھی دستیاب ہے ٹیکسیوں میں کرائے کی شرح آویزاں کی جاتی ہے۔

فٹ بال، بیس بال، رگبی اور ٹریک اینڈ فیلڈ جیسی کھیلیں مانٹ جوئیک پارک (MONTJUICH PARK) میں منعقد کی جاتی ہیں۔ اس پارک میں سوئمنگ پول بھی ہے۔ 18 ہول کا گالف کورس بھی کھلاڑیوں کو اپنی جانب متوجہ کرتا ہے۔ بل فائٹنگ (BULLFIGHTING) یہاں کے لوگوں کا پسندیدہ کھیل ہے۔

بارسلونا کی آب و ہوا نہایت خوشگوار اور معتدل ہے۔ گرمیوں کے موسم میں یہاں کا اوسط درجہ حرارت 72 فارن ہائیٹ یا 23 سنٹی گریڈ اور سردیوں میں 51 درجے فارن ہائیٹ (10 سنٹی گریڈ) ہوتا ہے۔ شہر میں اہم شاپنگ سنٹرز بھی ہیں جن میں پلازہ ڈی قیطلونہ، کالی ڈا پیلایو (CALLE DE PELAYO) پلازہ یونیورسیداد قابل ذکر ہیں۔

یہاں بہت سے قابل دید مقامات ہیں جن میں 13 ویں صدی کا کیتھیڈرل کیسا میلا (CASAMILA)، کیسا گوئل (CASA GUELL) اور پارک گوئل (PARQUE GUELL) شامل ہیں۔ انتانیو گاڈی (ANTONIO GAUDI) کے تعمیراتی نمونوں کو یہاں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے متعدد مقامات کو عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل کرلیا گیا ہے۔

ٹاؤن ہال 14 ویں صدی میں اور 16 ویں صدی میں تعمیر کیا گیا۔ چرچ آف سان پیڈرو۔ آرک آف ٹریموف، ٹمپل والا سگرادا، فیمیلیا، چرچ آف سانتا میریا، کولمبس مونومنٹ (1888ء) میری ٹائم سٹیشن، میری ٹائم میوزیم اور آرکیالوجیکل میوزیم دیگر قابل دید مقامات ہیں۔ مانسٹیریٹ (MONSTSERRAT) ایک اہم سیاحتی مرکز ہے۔ مشہور مانیسٹری بارسلونا کے شمال مغرب میں واقع پہاڑوں پر واقع ہے۔ سطح بحر سے اس کی بلندی 2300 فٹ ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

ربوہ میں طلوع و غروب 8 اپریل

طلوع فجر	4:25
طلوع آفتاب	5:47
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:35

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 اپریل 2014ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2008ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ
6:20 am	حضور انور کے اعزاز میں آسٹریلیا میں ایک استقبالیہ تقریب 18 اکتوبر 2013ء
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء
11:20 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات

قائم شدہ 1950ء
سیل سیل سیل
قیمت صرف -/250 روپے سیل جاری ہے
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

Ticket House
All Kind of Domestic and International Air lines tickets
From U.K /From Pakistan
Mubasher Ahmad Dogar
Mustansar Ahmad Dogar
Pakistan Office #
Mob: 0321-4877911
0345-4818022
042-35714402
UK Office #
02070968936
0207 993 6335
T3, Third Floor Grace center Gulberg II Lahore- info@ticket house.co.uk

ایک ماہ میں جرمن بول چال سیکھئے!
جو افراد جرمن زبان سیکھنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں ابتدائی زبان سکھلائی جائے گی۔ جرمن زبان بولنے، لکھنے، پڑھنے اور گرائمر میں بنیادی مہارت پیدا ہوسکتی ہے۔
ملک منصور احمد عمر (سابق امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی)
کوارٹر نمبر 13 صدر انجمن احمدیہ ربوہ
موبائل: 0332-7078828

البشیرز — اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنوکی 047-6214510- 049-4423173

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

مس کولیکشن میں سیل میلہ
مردانہ شوز، سکول شوز =/500 روپے
لیڈیز شوز =/400 روپے
مردانہ سینڈلز اور سلیپرز =/350 -/450 روپے
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

FR-10

Study Abroad in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Holland, Ireland, Malaysia & MBBS in China.
IELTS
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Salana UK Info
→ Appeal / Reviews
→ Visit / Business Trips
→ Family Settlement
→ Canada Supper Entry (for parents / grand parents)
Education Concern
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon